REGISTERED NO. A. 788



H B Imad Artist

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس کے ساتھ بشرطِ تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی ۵؍ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسبِ خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً ہی اسکے واسطے خریدار بن جائیں۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسبِ مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ مہینے کے اندر صرف تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ الخیر نما سلامت۔ جب یہ ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ ہے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلاقیمت جاری کرائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلافِ تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں راستہ میں گاؤ غپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کی اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دل کا نچہ نیاز مند منیجر تو نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلّمہ پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور اُن کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۳۴
مضامین
۱۰ ستمبر ۱۹۲۸ء

سیر دہلی

پیارے بچو۔ آپ کہتے ہوں گے کہ دو ہفتہ میں عجب بے تکا فقرہ باز ہے خدا جانے کہاں ہم تنگ چشمی کے مزے اڑا رہا ہوگا۔ سنیے حضرت نہ تھا شب فقرہ باز ہیں نہ بے فکر۔ فقرہ بازی اور آپ سے! بھلا نہیں اب رہی فکر تو اس کمبخت سے کس کو نجات ملی! ابھی وہ آتے ہیں ابھی پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اس سے امیر خالی ہے نہ فقیر نہ بادشاہ خالی نہ ... آپ تو بھرسا فقرہ بازی قبول ہی کر لیجئے مگر یہ فقرہ سوچنا بھی تو اسی چڑیل کا فرض ہے پیچھے رخصت شد

ہم نے چاہا کہ صندل درد سر کا ہے علاج
اس کا گھسنا اور لگانا درد سر بھی ہے

ہر کیف اسی فکر کے طفیل یہ ناچیز گھنٹہ سے دلی تشریف لاتا ہے۔ یہ کوئی بڑی منزل نہیں روز لوگ آتے جاتے رہتے ہیں مگر چشم عبرت کے واسطے معمولی سی بات میں جدت کا میدان کھلا رہتا ہے جیسا ہمارے سینا میں جو نئی دہلی آباد ہوئی ہے اس میں عجب عجب تماشے نظر آتے ہیں۔ جب کونسلیں ہوتی ہیں وہ سرکاری صاحب تشریف لاتے ہیں اس وقت اس مقام پر ایسی چہل پہل ہوتی ہے جیسے کسی نواب کے گھر [illegible] دلہن کا ناز [illegible] آتے [illegible] سڑکوں پر [illegible] کیا حال ہے کسی سڑک پر [illegible] پیادے کی جا ہے شاہی [illegible] مقام نظر آتا ہے [illegible] شب کو [illegible] ایک عمارت [illegible] ہوتی ہے [illegible] جنگل کی جان [illegible] کہیں نہیں [illegible] اندھیرا ہو جاتا ہے۔ [illegible] بجلی کی روشنی کی قسمت

میں جلنا لکھا ہے ... ہماری [illegible] قسمت کا لکھا پورا کرتی ہے اور شمع کی ہم زبان ہے ؎

بجلی کہتی ہے کہ خالق نے بنایا مجھ کو
جلتے ہی جلتے مری عمر بسر ہوتی ہے

فرق اتنا ہے کہ شمع رات کو نہیں جلتی دن کو شمع جلاتے ہیں سودائی ؎

بیٹھ اتنا کیا طول شب تنہائی نے
صبح سے شمع جلا دی ترے سودائی نے

بجلی غریب دن کو بھی جلتی رہتی ہے کچھ بجھے بجھے [illegible] خشکیں معلوم ہوتی ہیں۔ خیر جناب بجلی کی [illegible] کی ذوم میں اینجاب بہت غور کر گئے ہیں کہ اس مقام کا نام رائے سینا کیوں ہے آخر معلوم ہوا کہ پہلے ایک گاؤں تھا۔ یہ مقام دہلی کا مغربی حصہ ہے تمام علاقہ اور اسی طرف سے دہلی پر چڑھے ... مراد ہے راجہ ... مقام پرتھی راج ہندوستان کے آخری ہندو بادشاہ اور سینا کے معنی ہیں فوج یعنی ہندو فوج کی چھاؤنی تھی۔ کیوں حضرت اب بھی آپ اینجاب کی ذکاوت کی داد نہ دیں گے والا وسے میں ... رہے ہیں۔ خیر عالی شان کیا ... کوٹھیاں دیکھ لے فکر کے گھوڑے نے پلٹا کھایا؟ شاہی عمارت چھوڑ کر شہر چلیں کہ پہلے آثار عتیقہ کی شکل نظر آئے ... فکر کی فرمائش پوری کرنی پڑی۔ پہاڑی کی طرف پلٹے روانہ ہوئے دیکھتے کیا ہیں کی ایک مرحوم ... خوبصورت ... سودا والے گھوڑے کی نسل میں تھی ایک ... دم کی طرف تختہ تار کول سے ... پر لگی ... کچھ ... کرتے ... چلے جاتے ہیں۔ اللہ اللہ کیا پاکیزہ نورانی وضع قطع ہے۔ ... سی آنکھیں جبہ ... اس تیور ... ہوئی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ازل ہی میں ... زندگیوں کی ... ہوگئی ... ابھی لگتے ہیں ... کسیروں کی ... بجھاتے ہیں ؎

کس کے منہ سے نکلی بات
اندھا دن ہے اندھی رات

فرح الفقار بازاری جو ... کی صدا گونج رہی ہے ... اور ... کا اجتماع ... ہے اگر خدا سلامت رکھے تو تھی تہذیب کو ... اچھوں کا ... حال ... ہے اب ... خدا جانے کیا ... جو دل سے کہنا کیا ... کا ... ہے؟ ... ساون ہے ساون ... ساون میں ... گاگ ... کھیلا اور ... کون ... ہے ... قبیس ... معلوم ... کہاں پانی کے ... پڑا ... بجلی ... کا ... پانی ... کا منتر نہیں پڑھا جاتا۔ نہ عرب جاہلیت کی طرح ... کی جگہ ... اللہ میاں کو سوانگ دکھا کے ... کا دستور ہے۔ اس ... کا انعام ... کی شکل میں ... جلال الدین ... اپنے ... کے ... خوب ... برسات کا یہ حال ہے کہ آگرے میں ... نہیں ... سلطان سلیمان ... کی طرح ۲۰۲ ... دیکھا ... گرجا ... ناک ... مغرب میں غائب ہو جاتا ہے۔

... کی زیارت سے مشرف ہو کے ... ہو گئے ... دیکھتے ہیں کہ ایک تیرا ... صاحب ... ہیں ... اتفاق ... جنگ ... نہیں دیکھا تھا ... پھرتی آگئی ... اور ... کی طرح پھرتی کی ... سر زمین ... پر ... ہے ... ہم بھی ... کرتے ہیں ہمارے ... اور ... ہے ... کلیاں ... اور سڑک پر ... آگئی ہے۔

اس ... سے فراغت ہوئی تو جامع مسجد کا ... نصیب ہوا۔ ... کی نسبت ... ہے ... کا ... حضرت سرور کی ... کا استعمال ... چاندنی چوک کی طرف چلا

تعجب ہوا کہ [illegible] پر سرسری نگاہ ڈالی جائے وہاں کی
[illegible] ہو گیا تھا کہ ایک مولوی کا [illegible] نظر پڑی
خیال تھا کہ [illegible]
کیا پھر [illegible] کیا ہے؟ میں نے سمجھایا کہ خاموش۔
حضرت مولوی پر جب [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] خاموش [illegible]
دیکھئے [illegible] نہیں [illegible] دریافت کیا کہ
کیا بنائے ہو۔ [illegible] کہ تیار ہوئی
[illegible] نے ہنسی [illegible] میں آ کے [illegible]
لگے۔ [illegible] جگہ [illegible]
[illegible] کی چیز ہے [illegible] مسکرا کے
بولے [illegible] خاموشی بھی بڑی خوبی [illegible]
مطلب یہ تھا کہ میں نے [illegible]
اوقات نہیں کیا [illegible]
کے [illegible] استعمال [illegible]
ہو جائے۔ تو بھی [illegible]
[illegible]
ہے۔ صندوق کا ایک [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا تھا؟ [illegible]
اخباری کا مضمون [illegible]
ہندوستان میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
سے بیان [illegible]
کیفیت ہندوستان میں [illegible] کی
بھی کمی ہے۔
[illegible]
لیکن [illegible]
ہندوستان کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
بھی ہے [illegible]
[illegible]
کی طرح مسرت [illegible] اب کیا دیکھیں

اور کیا لکھوں۔
مولانا! آپ کی [illegible]
[illegible] مضمون کو قبول فرمائیے [illegible]
ردی کی ٹوکری میں [illegible] کیا عجب ہے کہ
آپ ہی کے دفتر سے اتنی ردی نکلے کہ میں
ہندوستان [illegible] ردی کی [illegible] مٹا سکے۔

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی باتیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کر سکتا ہے؟ [illegible]
[illegible]
میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



اصلی [illegible] سالہ [illegible] انڈین [illegible] کا منظر
[illegible]

سکتا ہوں کہ ہزاروں مضمون نگاروں کے
مضمون آپ کے دفتر میں موصول ہوتے ہیں
اور آپ ناک بھوں چڑھا کے انہیں [illegible]
[illegible] دوسرے اخباروں کا [illegible]
[illegible] کے ساتھ قبول
کرتے اور چھاپتے ہیں۔
[illegible] اردو [illegible]

دکھاتا ہے میں تمہاری اسی بات سے ملتی جلتی ہی تمہاری ناواقفی ہے۔ میں وہ نہیں کہتی کہ ڈرو جو کچھ کہا ہے یہی ہے کہ کسی ایسی دوستی کا خاتمہ ہو گیا ہو گا! ابھی جو ایک ریچھ کی دوستی کا چرچا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ریچھ کو پال رکھا تھا آدمیوں کے پاس رہتے رہتے اسے بھی آدمیوں کی سی طرح پیدا ہو گئی۔ ایک روز میاں سو رہے تھے ریچھ پاس بیٹھا تھا۔ مگر ریچھ کا زمانہ۔ مکھیوں کی رسائی بڑھ ہوئی اور انھوں نے کان کے سوراخ میں گھس کے کاٹا پھر بھی بو شرارت کی آرزیاں کی تمنا اچاٹ ہو گئی۔ ایک دفعہ ہاتھ سے ہلایا دوسری دفعہ اپنے منھ پر آپ ہی طمانچہ مارا تیسری دفعہ پاؤں پٹکا چوتھی دفعہ لگنے لگے دھیان اوراں" ریچھ کو مکھیوں کی اس حرکت پر آیا غصہ پاس ہی پتھر کی ایک سل رکھی ہوئی تھی اٹھا کے سل مکھیوں پر دے ماری ایک دو تین۔ مکھیاں تو اڑ گئیں مگر میاں کا بھیجا بھی نکل پڑا۔

تم بھی کسی ریچھ کے شاگرد ہو۔ تمہاری نیت بری نہیں۔ اسی طرح ایران میں ایک تھے میاں شیخ جلی گرمیت کے نیک تھے انھوں نے راہ میں ایک عورت کو دیکھا جو اخلاقی اٹکھیلیاں کرتی گزرنے کا عالم دکھاتی برف کی سی شفاف اور سفید چادر سے بدن پر خالی گرائی مستانہ چال سے چکور کی طرح تمہاری شرع کے خلاف منھ پر نقاب ڈالے اصفہان کی جامع مسجد کے دروازے پر ٹھہری بیچارے شیخ جلی لال لال ہو کے دوڑے کہ کس لیے عورت نے آتے ہی مقنع کا کونا منھ سے ہٹا جھگڑا دکھا کے شیخ جی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور شمشیر پھیر دیا کہ [illegible] شیخ جی کے ڈیل بھر میں بجلی کی سی لہر دوڑ گئی خوبصورتی پر سلوٹ نیا حسن ہر لوٹ پوٹ ہوئے ہاتھ جوڑ کے عرض کی کیا حکم ہے۔ وہ آنکھوں کی گردش سے صبح شام کا سماں دکھا مسکراہٹ سے دل پر بجلی گرا دی اور کہنے لگی پیارے انشا ایک کام کرو

تم بھی مسلمان ہو ہی مسلمان رسول نے دوام حق کا بچہ تمہاری رحمت پھر دکھا کے کان میں ایک بات کہا تواب انشاء اللہ پاؤ گے چلو کہ قاضی سے کہ دو کہ یہ میری بی بی ہے تھا کا نانا ضرور ہو جانے والے کی محتاج ہوں خود صد قہر لسیر اتفاقات ہوئی ہے نقشہ کہاں سے لاؤں یہ شرعی طلاق دیتا چلوں۔ بیچارے جو اتنی سی بات چلے کہ کہ دو گے تو کچھ ہے ؟ اس سے زیادہ دوگی ؟ یہ کوئی شغل ہو نہیں ہو فاسق کام مگر مردانگی کے خلاف ہے شیخ جی نے قاضی کے سامنے طلاق دیا۔ عورت نے قبل سے دودھ پیتے بچے کا زندہ پارسل نکال کے حوالے کیا کہ تمہارے میاں یہ دیتی کرامات تیری ہوئی اس جزا کی ہوئی کر پاتی ہو چلو جاؤ کھاؤ۔ اور دو بیٹے اقرت بھی بکر نہ دیکھی کر۔ اب شیخ جی کی آنکھیں کھلیں کہ کیا ہو گیا بیگم صاحب نے دیا تھا ہر بیں حاصل کیا اور سکاتے ہیں بیچ رہے کہ اپنی رسوائی ہوگا۔ تھا ہی صحیح نسب لگا بی دودھ پیتوں نہیں کرنے۔ شیخ جی شدہ بندہ بھی رہے اکو لالہ کھینچے جاتے تھے انشاء اللہ جانی کرتے ہیں وہ نالہ سے زبان نہیں لگتا تا آخر جی میں آئی کہ اس بیٹے کو خدا ہی کے حوالے کر دو رات چھین تیرے کا کوئی ... تو کے جامع مسجد کے صحن میں صاحبزادے کو رکھ کے بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ ادھر ادھر سے لوگ دوڑ پڑے جاؤ جاؤ کا لاکا شور ہونے لگا۔ ہاں بہ صاحب یہ یہی دودھ ہاں بچے مسجد میں ڈال جاتا ہے وہ آ رہی ہے کہ یہ انھوں نے جنت نرم کی گھڑے گئی گرم کی آتش غضب سے ڈاڑھی سفید زندگی سے تا آسیہ۔ نوبت پاپچار سید کی اس حیثیت کو پہنچے ہوں گے پڑے۔ خدا جانے ہو تو بے وقت رشتہ کو ن ڈال گیا تھا اور شیخ جی کی قدر یہ کب کا بھی ہوئی تھی جو ایک سو دینار نذر عاقبت کا ثواب بیچنے ہی لوٹا۔ ایک بھی نہیں تا دش بھی نہیں لے۔ پر جلسے کی انتہا نہیں اٹھائی دش کو لانے کا ذرا دیکھنا پڑا سکوں نے ٹھڑا سکو اسکے دس خیر خواہ تھے سر پھاڑ دے

اور کہا سیدھے چلے جاؤ اب جو یہاں آئے تو زندگی سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔ چارنا چار قسمت کے پھیلے بیگنوں کا بھجتا سر پہ لادا ۲۹ زندے بھی برکات کی صدا لگاتے وہاں سے بھاگے گریزاں راہ اختیار کی۔ نحسن پور۔ ۲۹ اصبر بیہ اصفہان کا ایک مشہور مقبرہ۔ ابھی پہنچے کہ دو پہر شام چہنچگی تھی زندے بھی ددو کو بڑی پر بچا رہے تھے۔ وہی شرکا ایک ذمہ ادا کرنے خود بھی پیاسا تھا شیخ جی بھی ہانپتے تھے بھوکا اگر اتقرب ہیں ایک کنوا تھا مگر اس پاس کے اہلے چڑھائے دو دو دن بھیڑی کی پیاس کے اسے زبان باہر نکل پڑی تھی تھوڑی دور پر ایک چشمہ تھا کنارے بیٹھے ہاتھ منھ دھویا پانی پیا ابھی طرح سیکر نہ ہوا تھا کہ ایک سوار آیا گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے ایک چھڑی کا قرآن انھیں دیکر پانی بھرو۔ آپ جانتے تھا ذکر نہ کرنے نیکی نہیں کسی کی دشمن ہو جائے چشمہ اتنا تھا انھوں نے جو قرآن ڈبویا تو وہ تھر سے گر کے عورت کی آبرو کی طرح بکنا چور ہو گیا دس کوڑے اس خدمت کے انعام میں پاسے پھر بھاگے تھوڑی دور پر ایک تاریک جھونپڑا تھا اسی میں ڈال کر بچھے ہی ادھر قسمت کا کھیل کے گرے اور بیہوش ہو گئے آنکھ کھلی تو پیر نے لالا کی رٹ لگائی۔ کر ظرنی میں دس اٹھے

بیگم ستمبر نہیں ۲۷ ستمبر

چونکہ حضرت مولانا سید محمد حسن صاحب قبلہ ادام اللہ ظلہ العالی حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت کا جشن ۲۷ ستمبر کی تاریخ ولادت تحریر کیا ہے ۲۷ ستمبر کو کی گئی ہے اس لیے یہ تجویز ہے کہ حضرت امام حسین کی ولادت کا جشن خاص طور پر منایا جائے اور یہ کہ مولوی صاحب اپنی طرف سے اعلان فرمائیں۔ ہر جگہ اس کا خیال رہے انتظامات کے لیے جلسوں کا وقت یا وہی ہوں گے جو اعلان ہوا سب حضرات شرکت فرمائیں۔

بعد عنایت شاہ اعلان ضروری ...

لے انھیں بچھونی میں لپیٹ کے سرہانے رکھا جاتا تھا میں گھس گئی۔ کھانا تھا وہ بغل میں دبا لیا۔ اب آگ کی لپٹ جو لگی وہ ہے ایک بچھونا اور اوڑھنے تک جو بیچ میں تھی شیخ جی نے خیال فرمایا کہ بس یہیں اٹھ کے بھاگو تو کھانا؟ مگر دل دھڑکنے لگا کہ کہیں یہ بچاری اللہ کی ایک سوں اس وجہ سے کاٹ کیا اتنے میں تھی گرمی پاکے آگ لگا اور بغل سے جو نا بجا یا بالی سے باہر نکال کر آنکھیں کر شیخ نے رونا شروع کیا کے جنہیں پایا ایک دھول بڑی دھول کے ساتھ دلا کے شرط لگا یا زردی اور سفیدی کا ترکیب جا ہے سے جو نا اب بگڑی بگڑی ندی بچوں کا اوڑھنا بجا گئی۔ غرض کہ اس کے وہاں ٹھہرنے تک گزرنے کے سوا چارہ ہی کیا تھا جو دو آگے بڑھے تھے کہ ایک قصہ۔ کھانے کی دیا حاکم کے لاوم کو ایک مددگار کی ضرورت تھی ۲ شخص سال کی اکڑ کا اشتہار لکھ لیا۔ بے شمار لوگ دوسرے روز اپنا تکلا ہی باز اور نادر کا گھر آئے سپرد کیا اور کہا کہ میں ایک دوست سے مل کے آتا ہوں تم آگے چلو۔ یہ چلے۔ راہ میں باز جھپٹ کی آواز سن کے بھڑکنے لگا پھر کے دو چار ٹھیلا اور نیچوں کے دس پانچ نشان جو نشتر سے تو ٹھوں ملا اسے جا رہا ہے غرض کس کے پیشانی اٹھنے میں ایک بچھلے کے کتوں نے بازی کو گھیر شیخ نے ڈاکٹر کو دوڑ دوڑ کی جا کر کس کی شیشے لیا بازی کے لکڑے اڑا دیے۔ بازی کی وحشی جنگل میں جو ڈر کے جو آئے آقا کے گھر جا رہے سے باز گھر لا اور بیگم کے حوالے کیا۔ باز بچارا پہلے ہی تیز بھاری کی بدولت جب پہنچ چکا تھا۔ شیخ بیچارے اپنی نیک نیتی پر رونے عورت کا دل جو تا ہے نرم اپنے تسلی دی کہ تم گھبراؤ نہیں میں تمہیں بچاؤ گی وہ لم بے کوڑے میں کھانا پکانے جاتی ہوں آپ جانے شیخ سے اور بچوں سے گرا زلی کی عادت ہے آقا تو وہاں کی گردش پا کے لگا چلنے گھر میں بیگم رکھی تھی شیخ نے ایک مٹھی بھرا اور بچے کے حلق میں ٹھونس دیا۔ لڑکے بچوں کی قسم کھلاتے ہی ہیں۔ شیخ کا کوئی گناہ نہیں سوا کھانا کھلانے کے جو چپ ہو تو پھر سانس نہ لی۔ بچے کی ماں کھانا پکا کے وہ آ جائے آئی کہ لڑکا قیامت ان باپ کی تلاش کی سفارش کرنے روانہ ہو چکا تھا۔ بیچاری بھلی نیک نیت شیخ جی کے ارے بے ہوش ہو گیا آخر بیگم کا دل گھبرا اٹھا پھر رو سا ریا شب کو عادت کے لیے اپنی باتیں بتائیں کہ اسے یاد تھے اور بچے کے غم پر صبر کیا اور شیخ کو ایک چھری دے کے کہا شیخ جی کر دیکھو چراغ جلا کے بغل میں بیٹھ خبردار سونا نہ بیل بیمار ہے اگر کہتا کہ دم توڑ تا ہے تو اسے حلال کرا لانا اور مگر بیل اونگھنے والے چارے سے اسکی خبر لیجئے۔ رہا شیخ چراغ جلا کے بیٹھے تو نیند آ گئی۔ ہوا سے چراغ گل ہو گیا اور گھٹے اور آنکھ جو کھلی تو گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز کان میں آئی۔ سمجھے کہ بیل دم توڑتا ہے جھٹ چھری لے کے نیک نیتی کے ساتھ گھوڑے کی گردن پر پھیر دی۔ گھوڑے کے بیٹھے سے اللہ اکبر کی صدا آئی۔ کوتہ۔ کانشانہ بیچ گیا۔ گروہ وہ بیل ساری کی ساری گاوے سے خوش خیال کرتے سیرت چل رہا تھا جب بیچ کے بیل کا سینگ شیخ جی کی آنکھوں میں سرتیا تھا بیچارے شیخ جی اپنی نیک نیتی پر نادم ہو کے نوکر ہو گئے۔

مرزا۔ دیکھا تم نے؟ یہ تمام نیک نیتی کا قصہ ہیں۔ نادان دوست کی نیک نیتی بالاست جان ہوتی ہے۔ مجھا اعتراض تمہاری نیت پر نہیں تھا کا اس کے تجربہ پر ہے کہ تمہارے نزدیک دنیا بھر کے نقیب عالم صرف خود غرض تھے عورتوں سے اکثر صادرت تھی اپنی معشوقی اور روا بھی غیرت کے آگے غریبی کی پروا نہ کرتے تھے۔ تمام۔ دیکھئے کے قابل تمہارا یہ قول ہے سب کلی کتاب میں موجود ہے اور اس کی وجہ سے ہم کسی معتبر حقیقۃ اخلاق کی ضرورت نہیں محسوس کرتے۔ اور تم کیا جو بھی اور غزالی کیا غلطانی یا خود دین بھی الوقت تک طہارت وضو نماز اور حج زکوٰۃ غسل جنازہ تجہیز رسالت قیامت کے معنی سے نا واقف رہے

جب تک نفل اور حدیث کا تمہیں کتاب نہیں فرمایا تو کہ سب کچھ قرآن میں موجود ہے۔ مرزا تم قرآن کے ظاہر صحیح کو نہیں کچھ ظاہر معنی کر کے نشان دکھتے ہو اور قرآن جاننے کا دعویٰ کرتے ہو جو اور صبر ہو کر نہیں کیا حدیث سے بچنے کے کوئی اہل اللہ کرے ہزار ہیں موجود ہے جو قرآن کے معنی مطلب سمجھا سکے؟ حضرت خلیفہ اول سے پہلے کوئی مسلمان موجود ہے؟ جو کہا کرتے تھے کہ قصد اللہ اور اصل جلالی فی الفتنۃ دورہ کی جا قرآن کے مطالب میں اپنی رائے سے کہوں؟ کیا اللہ تعالیٰ سے قرآن کی اصطلاحیں حل ہو سکتی ہیں؟ اچھا بتاؤ کہ تم نے قرآن میں یہ آیت دیکھی لکل اللہ کر مثل حظ الانثیین۔ نہ کر لینی رو کے لیے دو تہائی کا حصہ مقرر ہے۔ لینی مرد کو میراث میں دوہرا حصہ ملتا ہے اور عورت کو اکہرا اصل للذکر کی مثال تم نے ذرہ برابر کے پڑھا اور اپنی جگہ پر سمجھ بیٹھے کہ نہ حدیث صحیح ہے نہ ضرورت تفسیر کا سمجھو اصل اللہ کر ان کنتم لا تعلمون۔ چھوڑ کر لینی بیوہ اور اس سے نا معلوم بات پوچھو۔ اے شاباش مرزا صد رحمت واہ واہ کیا کہنا۔ ایک حضرت کی حکایت یاد آ گئی سن لو۔ کام آئے گی۔ ایک صاحب تھے عقل سے خالی انھوں نے غسل میں وہ حرکت کی جس سے لوگ ناک بند کر لیتے ہیں مگر آواز تھی زور کی لطیف جیسے نہیں پڑے حضرت سمجھے کہ شاید ہے کوئی لطیفہ صادر ہوا خوش ہو کے خود بھی لگے تعقیہ لگانے اور کہنے دیکھا کیسا لطیفہ کیا۔ شیر حکیم قاآنی نے یہ قطعہ نظم کیا ہے

ہانکہ بے ہیزاز لطیفہ نشناسد	چون خبر از اصول دین دارد
نیز چون سخن را بگنگ جو پلاؤ	چونکہ بنجا ہیں دارد

میر کی جان مرزا تفسیر مطالب حدیث کا علم اس قابل نہیں کہ مساوات شہر ایسے لطیفوں میں اڑا دیا جائے اصل اللہ کر اور شامحتون فی العلم پہر مبرکہ نبی کی ذات ہے قربان جاؤں انھیں پر تمام دنیا اطلاف کا ذکر اور علم تمام ہوتا ہے اور رسیا مفسرین نقل کی جانتا ہی ایک حکم جا چاہتا شکن میں



سین سنہ ۱۹۲۹ء

"ہمیں کیا سکھاتے ہو؟ ہم پہلے سکھائے ہیں وہ یہ ٹکڑا - یہ تمہارے خیالات کا تعویذ ہے گلے میں لٹکا لو - ہاں دوسرا جزو قابل غور ہے - دیدہ خواہد شد"

انھیں جو گمانی تمہاری خلافت کے خلاف ہے اسی نے
تمھیں بی اے کیا ہے تو کہاں ہو۔

از [illegible] سے [illegible] علیہ کی تسلیم
علیگڑھ میں ہوئی [illegible]
[illegible] اور [illegible] عمل [illegible]
اس سے تقرب حاصل [illegible]
[illegible] علماء ہیں وہ سب [illegible]
[illegible] اصل [illegible] علیگڑھ ہے ؟

مگر یہ بات بھی تمہارے کہنے کی نہیں ۔ آج تک
علیگڑھ سے جو صاحب پیدا ہوئے آپ ہر عالموں کی
تیوریاں چڑھ گئیں انھیں ہی کافر ثابت کر کے خدا
و دین کی بگڑی علیگڑھ کے زندوں سے بچائی ۔
تمہارا اس دورے کوشش کے کچھ معنی یہ خیال
ہوتا ہے کہ جب حدیث تفسیر فقہ کی حقیقت
تمہارے نزدیک کچھ نہیں تو بس ہر واقعہ سے
انکار یا اتفاق اور عمل قصوں کو سیر بنانے کے
سوا تمہارے پاس اور کیا ہے ؟ انکار میں کچھ حرج
نہیں ہوتا ہی کو تم اہل الذکر سمجھے جہاں [illegible]
دکھی عالموں کے آگے کوئی ہستی نہیں ۔ تمہارے
ان اہل الذکر پر مجھے ایک اور حکایت یاد آ گئی ۔
ایک صاحب دوستوں کے مجمع میں سو رہے
تھے ۔ تم جانو سویا اور مرا برابر ہے ۔ تو کسی کے
بس کی نہیں پھر سوتے میں تو ہر کس کا چلتا ہے
[illegible]
کھل گئی شرما کے اٹھے اور چلنے کا ارادہ کیا ۔
دوستوں نے پوچھا کہاں چلے ۔ بولے کہ ابھی خواب
میں والد مرحوم کو نصیحت کرتے سنا فرماتے تھے کہ
اے پسر [illegible]
یاراں [illegible] ایک ظریف [illegible] مرحوم کہتے
تھے [illegible]
[illegible]
[illegible]
میری جان! ان حکایتوں میں پوری پوری نصیحت
موجود ہے ۔ تمہاری دلیلوں میں کوئی قوت نہیں
خدا کے لیے اپنے اہل الذکر کو سمجھا دو میں بھی بس

خدا کا پورا جواب لکھنے کے بعد کچھ کہنا ہی کیا ہے جو
کوئی دن دہاڑے سورج کا انکار کرے اس کا منہ
دیا تا میرے امکان میں نہیں ۔ (باقی آئندہ)
راقم [illegible]

[illegible]

آل انڈیا خود غرض کانفرنس لکھنؤ

منعقدہ آئندہ [illegible] بنام پنڈت موتی لال نہرو

[illegible]

[illegible] پنڈت جی [illegible]
[illegible]
[illegible]
جس طرح برسات کی فصل میں چیونٹیاں اپنے
سوراخوں سے انڈے منہ میں دبا کے نکلتی ہیں مگر
پنڈت جی تم نے یہ نہیں لکھا کہ پردے والیوں کے
ووٹ دینے کا کیا انتظام ۔ کیا سمجھی کہ [illegible]
سلامتی میں ابھی پردے کا جالا علیگڑھ کی جھاڑو
سے چھٹنے میں دیر ہے ۔ [illegible] کا رواج بھی
ابھی طرح نہیں ہونے پایا ۔ ہم گھر کی چار دیواری
میں بیٹھنے والیاں وقت کی قدر سے بھی نا واقف
ہیں ۔ ہمارے مردوں کے [illegible] بھی اتنے واقف
نہیں ہیں کہ ہمیں تنہا ووٹ دینے کے لیے گھر سے
نکلنے دیں ۔ [illegible] صاحب کا موٹر
دروازے کے انتظار میں کھڑا [illegible] آواز [illegible]
رہا ہو گا اور ہم سنگار دان سامنے رکھے بال میں
تیل ڈالے کنگھی کر رہی چوٹیاں باندھنے میں مشغول
ہوں گے ۔ یہ لٹ باندھی وہ کھولی ۔ کبھی لٹ سیدھی
ہو گئی کبھی ٹیڑھی ۔ کبھی [illegible] پہنا کبھی وہ ۔ کوئی
فلسفہ کوئی منطق [illegible] پہیلیوں کو [illegible]
کی وجہ ظاہر نہیں کر سکتی ۔ پھر تم نے قید لگائی ہے
کہ ہر بالغ مرد ہر بالغ عورت کو ووٹ دینے کا حق
ہے ۔ ہر بالغ مرد تو ہے آزاد [illegible] جب تک وہ
[illegible] ہاتھ میں لے کے [illegible] جائے گا البتہ عورت
اگر [illegible] بال بچے دار ہے تو وہ [illegible]

کیسے گھر ووٹ دینے جائے گی بچہ ساتھ لے جانا [illegible]
[illegible] ساتھ لے جائے [illegible]
جو ووٹ دینے کے پیچھے پولنگ اسٹیشن [illegible] بچے
نے [illegible] تو بڑی خرابی ہوگی ۔ اس کے
علاوہ ووٹ دینے سے کوئی استثنا نہیں ۔ انھیں
[illegible] ووٹ پر مقدم [illegible]
[illegible]
آدمی کو چاہیے کہ سمجھ کے بات کرے ۔ [illegible]
[illegible]
درست ہے ۔ مسلمان عورتوں میں [illegible]
[illegible] ووٹ دے سکیں ۔ جیسے صاحب انتخاب
[illegible]
[illegible] پنڈت جی [illegible]
[illegible] کھاتے ہوں گے
اور ہم [illegible] کھاتے ہوں گے ۔
[illegible]
[illegible] غارت کر دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کو وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] ووٹ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ووٹ کے وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] تمہارے [illegible]
[illegible]
ووٹ [illegible]
[illegible] کی توبہ بھلی ۔

نیز یہ بات بھی ذہن میں رکھنا ہوگی کہ کوئی شخص [illegible] صاحب نجیں سے لکھنؤ ہی کیوں نہ ہو، [illegible] کی اصلاح صحیح بتا سکتی ہے یعنی کہ ان پر عمل کرو گے تو مسلمانوں کا بھلا ہوگا چھوڑ دیجئے گزشتہ اپنے دل میں یہ نکتہ کہ ہم نے تو کچھ نہیں کیا ساتھ بھائی کی گلیں [illegible] تمام رہ گئیں کیا میری ساری قوم [illegible] کی فکر کر رہے ہو اب یہ باتیں ہو رہی ہیں۔

(۱) ہر صورت اپنے علاقہ میں یا جہاں اس کی قریب [illegible] کر اپنا قائم مقام قرار دے سکیں جو کہ وہ اس کی طرف سے ووٹ دے اور پولنگ پر موجود رہے صحیح تصور کہ جب تک اسکے خلاف کوئی فیصلہ نہ ہو تب ووٹ دے سے ووٹ بیشتر ہر علاقہ کے تمام معتبر آدمی گھر گھر گھوم پھر کر اس کا اطمینان کر لیں کہ بات صحیح ہے یا نہیں۔

(۲) ہر جگہ پولنگ اسٹیشن بنائے جائیں جہاں کوئی پردہ نشین چاہے تو اپنے ہاتھوں ووٹ دے سکے۔ مگر ہر اسٹیشن پر یہ فرض ہوگا کہ ایک مرد پر تعیین اور ایک عورت معتمد ہر ایک پردہ دار عورت کے لیے مہیا کرے۔ پولنگ اسٹیشن پر عورت دار عورتیں بھی موجود رہیں جو ووٹ کی مسئلے سمجھا دیا کریں۔

(۳) ایک قانون بنایا جائے کہ ووٹ کے دن پولنگ کے گھنٹے بیشتر سے کوئی گھر والا اپنے گھر کے زنانہ حصہ کو ملازمت سے کوئی خدمت نہ لے۔ (باقی آئندہ)

راقم — سلطان آرا بیگم

مولانا سچ کی نوٹ بک

سادیانہ

خدا جانے لوگ کیا سمجھ کے نام رکھتے ہیں۔ حال ہی میں اس نام کا ایک اخبار لاہور سے جاری ہوا ہے اسکی دیکھ بھال انقلاب وغیرہ کی ہے تازیانہ کی سزا صرف جسم سے آگے ہندوستان میں جاری ہوئی عرب میں تازیانہ زنی ایک ذلیل سزا سمجھی جاتی تھی انگریزوں نے تازیانہ کا کام بید سے لیا مگر جب حکومت برطانیہ کے ہر کو لکھو اسکے بید سے ان پر کوڑا بھی تکلیف دیتا ہے۔ ہندوستان کی ذلیل سزاؤں میں تازیانہ ہی اعلیٰ یعنی پارلیمنٹ کا حق ہے اس سے اثر کی حالت میں تیرہ صدی تک شمار کر لیا گیا مگر نسل کا عجب تماشا کیا بول کر دیکھو جاری تمام حالات کا مرتبہ ہے۔ اگر تازیانہ کسی اخبار کا نام ہو سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ دیگر [illegible] نام کسی اخبار کے نون سے عجب نہیں اگر نام تازیانہ کی ضرب کسی دل جلے پر پڑ جائے تو یہ نام بھی سرنامہ پر نظر آ جائیں بہر حال نام سے کام کی تو پہچان ہو سکتی ہے۔

اسمیں تازیانہ بھی ہوتے ہیں لکھائی چھپائی اچھی ہے تعصب یا ذاتی کا مرجانہ مظاہرہ۔ اور یہ اور خیالات کے ماتحت حقوق المسلمین کا خون۔ لکھنؤ میں بیٹ کئی اور قوم فروشی کا بدترین منظر قسم کی سرخیاں بھی تازیانہ۔ چار روپیہ سالانہ قیمت ہے جنہیں محمد یوسف حسن صاحب اسکے ایڈیٹر ہیں۔

اندھے کی جورو

ایک حافظ جی کی زوجہ محترمہ حضرت شاعر زمانہ انداز تھیں ہر وقت آہ و سرد بلب رہنا ہر پردہ پی جو آہ وہ سے

کس سے کروں سنگار خصم میرا اندھا

اے چاہ و گرداب کنگ پوپلی نازک گرہ سوتوں کا ک و بھرے بھرے گورے رنگ رخسار پیارے پیارے دانت چٹیلی پتلی آنکھیں جہاں دیکھے تو بس انہی گھروں کی قسم رات دن پاؤں دبایا کرتے۔ حافظ جی پکے شیشے کے ماہر آ گئے۔ کہنے لگے بی بی پاؤں دبانے کو بندہ اب کا حاضر ہوگا جیسی تم اپنی تعریف کرتی ہو ویسی ہی ہو تو مجھ اندھے کے پاس کیوں پڑی ہو دھنیا کے سپاہی بجری جنے ہندوستان میں پنڈت سریندر کا آوازہ بلند ہوا۔

ہندوستان ہے جیسے کا اندھا جہاں اخلاق و تجارت و مذہبا برکت کی روشنی کا سوال تا حسرت اور بیانات جو اہل نہرو کمال آزادی کے طالب ہیں اندھوں کی سی سوچ کب میسر ہو سکتی ہے لیکن اگر نہرو کمیٹی کی رپورٹ اپنی تعریف آپ کر لی ہے کہ ہم ایسی ہیں ویسی ہیں تو عجب نہیں اندھوں سکھوں کا بھی نمبر ہے۔ خوب مسلمانوں کی جو سے ملا ہوئی ہے سنگ جدید میں ستم ہے ان پڑھ کو کہ اندھے کا اشارہ ستم ظالمی پا جیسے بہ تسلی جدید کے

بچے بھی ماں باپ ہو جائیں۔ یا عادت قبول کر لی تمام کافر کیا ہے کہ کتاب پیدا ہونے والی تو کیوں، وطنیت کی فرض نہ ہو جیسا کوئی ہوا اگر ہی عنایت کی امید

نہرو کی کانفرنس میں ہوا کا تقریر اور اس قدر یا ہوا

باسی کڑھی کا ابال

کیا کیجئے حکومت ہند نے ہماری کتاب سے میں باسی کڑھی کے روحت کا ذکر کرتے ہے

ترکی روحانیت بالکل تین تیسی و تنا ہوا ہے کیونکہ اس کا معاملہ سنیت پر ہر دوستی کی چال میں چلا آیا ہے یعنی کیا ضمانت اگر کوئی دوست دراوں اور تبادلہ پیدا ہو کر گ کیا کرتا ہے

یا ضائع نہ ہو وہ عام ہوا اگر کسی وہی زمانہ کو روح کی تو اب کر کے تیل کر دو لیکن اس صحت میں سیکڑوں دوست دشمن ہوئے اور کوئی پرانا دشمن دوست ہو گیا۔ اور یہ خیال تھا کہ اس بہت بڑی کسر رہ گئی ہے لیکن یہ بات اس وقت دو تہذیب کے حق میں بہ گرمی کا تھا اس رقعہ میں نہیں رکھا گیا بات ماشاء اللہ دوست بھی کیسے؟ تیرا سب اپنا ہی ہو تعلق دارکہ دینہ کہتے ہے! وہ جشن اور فیصل والی عراق کے ہے؟ ہاں صاحب خدا خیر کرے جو کسی کو انہیں کی تب ہو۔

ایک امیر کی بی بی رہتے ہیں مبتلا ہوئیں بیمار گلاب لینے بازار گئے ٹھیکے پر سباب والی بھی خالی گھر ایسے ذرا بہم ہوئے کہ تین پیسے کے بعد جو کھنے ہوئے گلاب کی شیشی دیکھ کے بی بی پار آئیں۔ ہاؤں بچاؤں رونے لگے ہوئے گھر آئے اور سر اس کے آگے شیشی رکھ دے ہوئے کہ اماں جان رو رہی ہو تو تم ہی پیسیری جو گئی بیگم کو دو اچار پیسے اور انشاء اللہ جو آتا اور صلا لے جاؤ تو ابھی سے آرام ہو جائے گا۔

نئی منزل

جانیئے یہ ہو خاطر جمع ہوا ہے یہ جگہ اس تاخیر کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

خبر طبیہ علاج! ۔۔۔ خبر طبیہ علاج!! ۔۔۔ خبر طبیہ علاج!!!

سفید داغ کی مجرب دوا [illegible] ۔ دام پانچ روپیہ

عمر کمانسی کی اکسیر دوا [illegible] ۔ دام پانچ روپیہ

سفید بال جڑ سے کالا

اگر آپ [illegible] اس تیل [illegible] بال جڑ سے کالا پیدا ہوگا [illegible] دام [illegible] روپیہ [illegible]

کالا سے گورا [illegible] ۔ دام پانچ روپیہ

خوش الحانی سیر [illegible] ۔ دام [illegible] روپیہ ہے۔

بجلی کی گولی جیسا نام ویسا ہی کام [illegible] ۔ دام پانچ روپیہ

طاقت کی دوا [illegible] ۔ دام پانچ روپیہ

پتہ : ۔ جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی کیری ۔ دربھنگہ ۲۲

بچوں کو موٹا تازہ تندرست و طاقتور بنانے

اور ان کی ہر ایک بیماری

[illegible]

حکیم محسن [illegible] گورنمنٹ رجسٹری شدہ

بال جیون گھٹی

رجسٹرڈ

[illegible]

سب جگہ [illegible] کو خرید و

[illegible]

چراغ صحت رسالہ مفت لیجیے

[illegible]

المشتہر : منیجر [illegible]

صرف سولہ ایام کے اندر نتیجہ باہر پڑے گا

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶-۲۵ء

[illegible]

المشتہر : منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible]

[illegible]

دودھ کیسری [illegible] قیمت ۔۔۔۔۔۔

بال سپھا [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب ۔۔۔ بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

[illegible]

غذاے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ خزانہ مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی کاوش اور انکے گلے کے عمل کی ہوئی دھرپد ہوری وغیرہ کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا انکی دھرپد ہوری یہاں اس کتاب مین انکے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہین دکھاتے ... سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتے ... یا ستار وغیرہ سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا نتیجہ لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔　　المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ